نماز تراویح صحاح ستہ کی روشنی میں

فہرست

نماز تراویح صحاح ستہ کی روشنی میں

تراویح کی تعریف:

حافظ ابن حجر عسقلانی نے تحریر کیاہے کہ تراویح، ترویحہ کی جمع ہے اور ترویحہ کے معنی: ایک دفعہ آرام کرناہے، جیسے تسلیمہ کے معنی ایک دفعہ سلام پھیرنا۔ اور اصطلاح میں رمضان المبارک کی راتوں میں نمازِ عشاء کے بعد باجماعت نماز کو تراویح کہاجاتاہے، کیونکہ صحابہؓ کرام کا اتفاق اس پر ہوگیا کہ ہر دو سلاموں (یعنی چار رکعت) کے بعد کچھ دیر آرام فرماتے تھے۔

نماز تراویح کی فضیلت:

1. نماز تراویح سابقہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ:

عن أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْه، قال: كان رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم يُرغِّبُ في قيامِ رمضانَ من غير أنْ يأمرَهم فيه بعزيمةٍ، فيقولُ: مَن قامَ رمضانَ إيمانًا واحتسابًا غُفِرَ له ما تقدَّمَ مِن ذَنبِه ۔(صحیح مسلم:759)

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رمضان میں تاکید سے حکم کیے بغیر تراویح پڑھنے کی ترغیب دیتے اور فرماتے: "جو شخص رمضان میں ایمان کی حالت میں اور ثواب حاصل کرنے کے لیے قیام کرے (نماز پڑھے) تو اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔"

2. نماز تراویح ساری رات قیام کی طرح ہے:

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ . قَالَ فَقَالَ " إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ " . قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلاَحُ . قَالَ قُلْتُ مَا الْفَلاَحُ قَالَ السُّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ ۔(سنن ابی داود:1375)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔ آپ نے مہینے کی کسی رات میں بھی ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا یہاں تک کہ (مہینے کی) سات راتیں رہ گئیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ ایک تہائی رات گزر گئی اور جب چھ راتیں رہ گئیں تو پھر رات کو آپ نے ہمارے ساتھ قیام نہیں کیا۔ جب پانچ راتیں باقی رہ گئیں آپ نے ہمارے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئیں۔ میں عرض کیا: اللہ کے رسول! کاش کہ آج کی رات آپ ہمارے

لیے اور زیادہ قیام فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھے یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائے تو اس کو ساری رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔ پھر جب چار راتیں رہ گئیں تو قیام نہیں فرمایا، پھر جب تین راتیں رہ چکیں تو اپنے گھر والوں، ازواج مطہرات اور لوگوں کو جمع کیا اور ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں "فلاح" فوت نہ ہو جائے۔ روای کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ فلاح کیا چیز ہے تو (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ سحری (فلاح ہے) پھر آپ ﷺ نے باقی مہینہ ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔

3. تراویح پر مداومت کرنے والا صدیقین و شہداء میں سے ہے:

عن عَمرِو بنِ مُرَّةَ الجُهنيِّ، قال: جاءَ رجلٌ من قُضاعةَ إلى النبيِّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم فقال: إنِّي شهدتُ أنْ لا إلهَ إلَّا اللهُ، وأنَّكَ رسولُ اللهِ، وصليتُ الصلواتِ الخمسَ، وصُمتُ رَمضانَ وقُمتُه، وآتيتُ الزكاةَ. فقال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم: مَن ماتَ على هذا كانَ من الصِّدِّيقينَ والشُّهداءِ ۔(صحیح ابن حبان: 3438)

ترجمہ: عمرو بن مرہ الجہنیؓ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو قضاعہ کے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور آپ اللہ کے رسول ہیں، میں پانچ نمازیں پڑھتا ہوں، رمضان کے روزے رکھتا ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور زکاۃ کی ادائیگی بھی کرتا ہوں (تو میرے بارے میں کیا حکم ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو انسان ان اعمال کو بجالاتے ہوئے فوت ہو جائے تو اس کا شمار صدیقین اور شہداء میں ہو گا۔

نماز تراویح کا حکم:

نماز تراویح سنت موکدہ ہے اور اس پر دلائل سنت اور اجماع صحابہ واجماع امت سے ثابت ہے۔

الف: سنت سے دلیل:

1۔ قال أبو هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْه: كان رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم يُرغِّبُ في قيامِ رمضانَ من غيرِ أنْ يأمَرَهم فيه بعزيمةٍ، فيقول: مَن قامَ رَمضانَ إيمانًا واحتسابًا غُفِرَ له ما تَقدَّمَ مِن ذَنبِه ۔(صحیح مسلم:759)

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں تراویح پڑھنے کی ترغیب دیتے بغیر اس کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تاکید سے حکم کریں اور فرماتے: ”جو رمضان میں ایمان کے درست کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے لئے نماز پڑھے تو اس کے سابقہ سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔“

نماز تراویح صحاح ستہ کی روشنی میں

2۔ عن عائشةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها: أنَّ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم صلَّى في المسجدِ ذاتَ ليلةٍ، فصلَّى بصلاتِه ناسٌ، ثم صَلَّى من القابلةِ، فكثُرَ الناسُ ثم اجتَمَعوا من الليلةِ الثالثةِ، أو الرابعةِ، فلم يخرُجْ إليهم رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم، فلمَّا أصبحَ قال: قد رأيتُ الذي صنعتُم، فلمْ يمنعُني من الخروجِ إليكم إلَّا أنِّي خَشيتُ أنْ تُفرَضَ عليكم، قال: وذلِك في رمضان۔(صحیح مسلم:761)

ترجمہ: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک رات نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چند لوگ تھے۔ دوسرے دن لوگ زیادہ ہو گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات تو لوگ بہت جمع ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف نہ نکلے پھر جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تمہارا حال دیکھ رہا تھا، میں صرف اس خوف کی وجہ سے آپ لوگوں کی طرف نہیں آیا کہ (یہ نماز تراویح) کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے۔" روای کہتے ہیں کہ یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے۔

ب۔ اجماع سے دلیل:

تراویح کی سنیت پر علماء نے اجماع نقل کیا ہے، جیسے امام نووی ؒ نے شرح مسلم میں، امام شیخی زادہ ؒ نے مجمع الانھر میں، اور امام صنعانیؒ نے سبل السلام میں لکھا ہے کہ تراویح مسنون ہیں، عبدالرحمن الجزائری نے الفقہ الاربعہ میں اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنے کا حکم اکیلے پڑھنے سے بہتر ہے:

عن عائشةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها: ((أنَّ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم صلى في المسجدِ ذاتَ ليلةٍ، فصلَّى بصلاتِه ناسٌ، ثم صلَّى من القابلةِ، فكثُر الناسُ، ثم اجتمعوا من الليلةِ الثالثةِ، أو الرابعةِ، فلم يخرجْ إليهم رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم، فلمَّا أصبح قال: قد رأيتُ الذي صنعتُم، فلم يَمنعني من الخروجِ إليكم إلَّا أنِّي خشيتُ أن تُفرَضَ عليكم. قال: وذلك في رمضانَ (حوالہ بالا)

الف۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں جماعت کے ساتھ مسجد میں تراویح کی نماز پڑھائی، لیکن پھر صحابہ کے شوق کو دیکھ کر انہیں یہ ڈر پیدا ہوا کہ کہی یہ ان پر فرض نہ کی جائے، اس وجہ سے خود پھر کبھی جماعت نہیں کرائی لیکن منع بھی نہیں فرمایا۔

ب۔ اس پر علماء نے اجماع نقل کیا ہے، تفصیل کے لیے ملاحظہ کریں۔(امام نوویؒ کا اقتباس)

ج۔ آثار صحابہ سے اس پر استدلال کیا جاتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انہوں نے تراویح کو مسجد میں ایک امام کے پیچھے اداء کرنے کا حکم دیا۔ ملاحظہ ہو:

نماز تراویح صحاح ستہ کی روشنی میں

صحابہ کے عمل سے دلیل:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کیا:

عن عبدِ الرحمنِ بنِ عبدٍ القارِيِّ، قال: ((خرجتُ مع عُمرَ بنِ الخطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْه ليلةً في رمضانَ إلى المسجدِ، فإذا الناسُ أوزاعٌ متفرِّقون يُصلِّي الرجلُ لنَفسِه، ويُصلِّي الرجلُ فيُصلِّي بصلاتِه الرهطُ، فقال عُمرُ رَضِيَ اللهُ عَنْه: إني أَرَى لو جمعتُ هؤلاءِ على قارئٍ واحدٍ، لكان أمثلَ، ثم عَزَمَ فجمَعَهم إلى أُبيِّ بنِ كعبٍ، ثم خرجتُ معه ليلةً أخرى والناسُ يُصلُّونَ بصلاةِ قارئِهم. فقال عمرُ: نِعمَ البدعةُ (17) هذِه، والتي ينامون عنها أفضلُ؛ يُريد آخِرَ اللَّيلِ، وكان الناسُ يقومونَ أَوَّلَه ۔(صحیح بخاری: 2010)

حضرت عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان میں ایک رات مسجد کی طرف گیا تو وہاں مختلف لوگ نماز ادا کر رہے تھے۔ کوئی بندہ خود اپنی نماز پڑھ رہا تھا۔ کسی شخص کی اقتداء میں ایک گروہ نماز ادا کر رہا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ مجھے لگتا ہے کہ اگر میں ان سب کو ایک قاری پر جمع کر دوں تو یہ زیادہ بہتر ہو گا۔ پھر آپ نے پختہ ارادہ کیا اور سب کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمع کر دیا۔ پھر میں دوسرے دن آپ کے ساتھ مسجد گیا تو لوگ ایک قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ بہت اچھی بدعت ہے۔ اور رات کو وہ حصہ جس میں یہ لوگ سو جاتے ہیں وہ زیادہ افضل وقت ہے۔ آپ کی مراد رات کا آخری حصہ تھا۔ اور لوگ شروع رات میں تراویح ادا کرتے تھے۔

تراویح کی رکعات:

نماز تراویح کی رکعات کی تعداد کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ سے کچھ بھی اس حوالے سے منقول نہیں، بلکہ جو روایات منقول ہیں وہ تہجد کے نماز کے بارے میں ہیں اور ان کی تعداد حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی رو سے گیارہ رکعات بنتی ہے، کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کی راتوں میں کتنے رکعات پڑھتے ہیں تو امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان و غیر رمضان میں گیارہ رکعات پڑھتے تھے، اب اس روایت کو لیکر کچھ حضرات کہتے ہیں کہ تراویح کی رکعات کی تعداد گیارہ ہے، کیونکہ ان کے ہاں قیام اللیل، تہجد اور تراویح ایک ہیں۔

لیکن جمہور امت کے ہاں تراویح کی تعداد بیس رکعات ہیں، اور یہی فقہاء اربع کا مسلک ہے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اثر اور صحابہ کرام کے اجماع کو فوقیت دیتے ہیں اور خیر والقرون سے لیکر ابھی تک امت کے نوی فیصدی طبقہ بیس رکعات پر عمل پیرا چلا آرہا ہے۔